**جادۂ نسیاں** (بھولتی یادیں) حکیم سید محمود احمد برکاتی۔ ناشر: کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۴۷۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

اُردو ادب میں خاکہ نگاری ایک مستقل صنفِ نثر کی حیثیت رکھتی ہے مگر بہت سی دوسری اصناف (ناول، ڈراما، آپ بیتی، نظم وغیرہ) کی طرح خاکہ نگاری کی حتمی تعریف بھی متعین نہیں ہے، تاہم جو مضمون کسی معروف یا غیر معروف شخصیت پر لکھا جائے، اور وہ شخصیت خواہ کسی بھی شعبۂ حیات سے متعلق ہو اور مضمون طویل ہو یا مختصر ــــــ وہ خاکہ کہلاتا ہے۔

زیرنظر کتاب کے ۴۰ خاکوں میں سے بعض (اختر شیرانی: ۱۲ص۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی: ۱۷ص)، تو مائل بہ طوالت نظر آتے ہیں مگر بحیثیت مجموعی مصنف اختصار پسند ہیں (حسین احمد مدنی: ۲/۱ ۲ص۔ مولانا احمد سعید دہلوی: ۴/۱ ۲ص۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی ۴/۱ ۲ص)۔ تین تین یا چار چار صفحات میں پیش کردہ جھلکیاں بھی قاری پر بعض شخصیات کا دیرپا نقش مرتسم کرتی ہیں۔ اس میں حکیم محمود احمد برکاتی کی سادہ اور بامحاورہ زبان اور دل کش اسلوب کو دخل ہے۔ کسی شخص سے ان کا جتنا واسطہ رہا، یا کسی شخصیت میں انھیں کوئی خاص بات نظر آئی، یا انھوں نے کسی کو جتنا کچھ دیکھا ــــــ ان کا بیان اسی کے بقدر اکتفا کرتا ہے۔ برکاتی صاحب کے ان خاکوں کو دل چسپ واقعات، طرزِ بیان کی سادگی، جامعیت اور اثرانگیزی کے اعتبار سے 'گہر پارے' کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ یادوں کی اس بازیافت میں (سرورق پر عنوانِ کتاب کے ساتھ 'بھولتی یادیں' کی وضاحت درج ہے۔) چار شہروں (ٹونک، اجمیر، دہلی، کراچی) کی معروف اور غیر معروف معاصر شخصیات سے ملاقاتوں اور باتوں کا ذکر ملتا ہے۔

برکاتی صاحب کی منصف مزاجی نے افراد و شخصیات کی شخصی خوبیوں کے ساتھ، اُن کی بعض خامیوں کا بھی مختصراً ذکر کر دیا ہے مگر ایسے مہذب لب و لہجے میں کہ کسی خامی کے ذکر سے متعلقہ شخصیت مجروح نہیں ہوتی۔ اس کتاب کے مرتب ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی کے بقول: یہ چند ''یادگارِ زمانہ لوگوں کی قلمی تصویریں ہیں'' (ص ۵)۔ مصنف نے ان قلمی تصویروں میں بعض باکمال لوگوں کو گوشۂ گم نامی سے نکال کر (صفحۂ قرطاس پر ہی سہی) زندگی بخش دی ہے۔